صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

(آئینی و شرعی حیثیت)

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

صحابی کسے کہتے ہیں؟ 3

عقائد میں معیار؛ صحابہ: 3

صحابہ جیسے ایمان کا مطلب: 3

اعمال میں معیار؛ صحابہ: 5

شانِ صحابہ: 5

حضرت معاویہ یا عمر بن عبد العزیز؟ 6

دین صحابہ سے سمجھیں: 6

تمام صحابہ محفوظ ہیں: 7

تنقید سے بالاتر: 7

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اہل بیت سے محبت: 8

حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے محبت: 8

عمر رضی اللہ عنہ کی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے عقیدت: 9

سائبر کرائم ایکٹ: 9

پیمرا (PEMRA): 10

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے جو شریعت نازل فرمائی ہے وہ بنیادی طور پر دو چیزوں کا مجموعہ ہے۔

نمبر 1: عقائد اور نمبر 2: اعمال۔

قرآن کریم میں عقائد میں بھی بنیاد صحابہ رضی اللہ عنہم کو قرار دیا گیا ہے اور مسائل میں بھی بنیاد صحابہ رضی اللہ عنہم کو بنایا گیا ہے۔

صحابی کسے کہتے ہیں؟

جو شخص حالتِ ایمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں آئے اور اسی حالتِ ایمان میں اس جہان سے جائے اُسے "صحابی" کہتے ہیں۔

عقائد میں معیار؛ صحابہ:

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا۔

سورۃ البقرۃ: رقم الآیۃ 137

ترجمہ: اگر وہ لوگ صحابہ کے ایمان جیسا ایمان لائیں گے تو ہدایت یافتہ بن جائیں گے۔

صحابہ جیسے ایمان کا مطلب:

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ۔

قرآن کریم نے یہاں لفظ مثل استعمال فرمایا ہے۔ "مثل" کی دو قسمیں

ہوتی ہیں۔ ایک ہوتا ہے "مثل بالکیفیت" اور ایک ہوتا ہے "مثل بالکمیت"۔ کیفیت اور کمیت کا معنی کیا ہے؟ ایک برابر ہونا ہے مقدار میں اور ایک برابر ہونا کیفیات میں، برابری کیفیت میں الگ چیز ہے اور برابری کمیت میں الگ چیز ہے، اب اللہ نے فرمایا کہ "اگر تمہارا ایمان صحابہ کے ایمان جیسا ہوا۔

ہم جب یہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایمان صحابہ کے ایمان جیسا نہیں ہو سکتا تو ہمارے ذہنوں میں کیفیت آرہی ہے کہ جو کیفیت صحابہ کے ایمان کی ہے وہ بعد میں کسی امتی کی پیدا نہیں ہو سکتی کیونکہ صحابہ کے ایمان کی کیفیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی وجہ سے ہے، نہ نبی نے آنا ہے نہ نبی کی صحبت ملنی ہے اور نہ صحابی جیسا ایمان ہونا ہے، اس آیت کا یہ معنی ہر گز نہیں ہے کہ تمہاری ایمانی کیفیت صحابہ کی ایمانی کیفیت جیسی ہو بلکہ آیت کا معنی یہ ہے کہ تمہاری ایمانی کمیت صحابہ کی ایمانی کمیت جیسی ہو، مطلب یہ کہ جن جن چیزوں پر وہ ایمان لائے ہیں ان ان چیزوں پر ایمان لاؤ گے تو کامیابی ہے، ان میں سے ایک چیز بھی چھوڑ دو گے تو تمہارا ایمان قبول نہیں کریں گے۔

ایک ہے "کیفیت" جس کا تعلق دل کے ساتھ ہے اور ایک ہے "مقدار" جس کا تعلق ظاہر کے ساتھ ہے۔ صحابہ کا ظاہر تو دیکھ سکتے ہو لیکن صحابہ کی کیفیت تو نہیں دیکھ سکتے، جب صحابہ کی کیفیت نہیں دیکھ سکتے تو پھر کیفیت کی طرح کیفیت کیسے بنے گی؟ اس لیے اللہ وہ بات فرمارہے ہیں جو بندے کے اختیار میں ہے، کیفیت چونکہ ایک باطنی اور قلبی چیز ہے اس کی مثل بندہ کر سکتا ہی نہیں اور مقدار اور کمیت ظاہری چیز ہے اس لیے اللہ نے ہمیں اس کا پابند کیا ہے کہ جن جن چیزوں پر صحابہ ایمان لائیں اُن اُن چیزوں پر تم ایمان لاؤ۔

اعمال میں معیار؛ صحابہ:

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ۔

سورۃ التوبۃ: رقم الآیۃ 100

ترجمہ: مہاجرین و انصار میں سے جو لوگ پہلے ایمان لائے اور جنھوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سب سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں۔

اللہ رب العزت نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دونوں طبقوں مہاجرین اور انصار کا ذکر فرمایا اور اس طبقے کا بھی ذکر فرمایا جو ان کی اتباع کریں اور ان کے نقش قدم پہ چلے۔ معلوم ہوا کہ ایمان میں بھی بنیاد صحابہ ہیں اور اعمال میں بھی بنیاد صحابہ ہیں، اگر کوئی ان کی اتباع نہ کرے تو نہ اس کا ایمان قبول ہے اور نہ ہی اس کے اعمال قبول ہیں۔

شانِ صحابہ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ۔

صحیح البخاری: الرقم 3673

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو اللہ نے اِنہیں یہ مقام بخشا ہے کہ اِن میں سے کوئی ایک آدھا مُد جَو خرچ کرے اور صحابہ کے بعد لوگ احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کریں تو یہ صحابی کی مٹھی بھر جو کے برابر نہیں ہو سکتے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حضرت معاویہ یا عمر بن عبد العزیز؟

محمد بن یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا:

لَتُرَابٌ فِيْ مِنْخَرَيْ مُعَاوِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ وَّأَفْضَلُ مِّنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ.

البدایۃ والنہایۃ: تحت ترجمۃ معاویہ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ناک کے نتھنوں میں جو گرد و غبار پڑا ہے وہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے بہتر اور افضل ہے۔

دین صحابہ سے سمجھیں:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي۔

جامع الترمذی: الرقم 2641

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پہ بالکل وہی حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل

پہ آئے تھے حتی کہ اگر بنی اسرائیل میں کوئی ایسا بدکردار گزرا جس نے اپنی ماں سے منہ کالا کیا ہے تو میری امت میں بھی ایسا بندہ آئے گا جو ماں سے منہ کالا کرے گا۔ (یعنی اتنے ابتر حالات پیدا ہو جائیں گے، پھر فرمایا) بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔ میری امت میں تہتر فرقے ہو جائیں گے یہ سارے فرقے جہنم میں جائیں گے صرف ایک جنت میں جائے گا۔ جنت میں جانے والا وہ ہو گا جو دین مجھ سے لے گا اور معنی میرے صحابی سے لے گا۔

تمام صحابہ محفوظ ہیں:

پیغمبر کی ذات معصوم ہے، اللہ اپنے نبی کو گناہ سے بچاتے ہیں اور صحابہ محفوظ ہیں۔ محفوظ کا معنی یہ ہے کہ صحابی سے گناہ ہو جاتا ہے لیکن اللہ اس کے نامہ اعمال میں باقی رہنے دیتا نہیں۔ نبی اکیلا معصوم ہے۔ صحابی اکیلا مؤمن ہے، صحابی اکیلا عادل ہے، صحابی اکیلا حجت ہے، صحابی اکیلا معیار ہے اور جب سارے صحابہ کسی مسئلہ پہ جمع ہو جائیں تو ایسے ہی معصوم ہیں جیسے نبی تنہا معصوم ہوتا ہے۔

تنقید سے بالاتر:

صحابہ تنقید سے بالاتر ہیں۔ تنقید سے بالاتر ہونے کا معنی یہ ہے کہ ان پر تنقید ہو ہی نہیں ہو سکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں تنقید کی بنیادیں دو ہیں، تنقید کی بنیاد "عقیدہ" یا تنقید کی بنیاد "عمل" اگر تنقید کی بنیاد عقیدہ ہو تو عقیدہ غلط ہو جائے وہ صحابی ہے ہی نہیں۔ اگر تنقید کی بنیاد عقیدہ ہو تو عقیدہ غلط ہو جائے وہ صحابی ہے ہی نہیں، اور اگر عمل غلط ہو جائے تو ہم نے عمل کی بنیاد پر صحابی مانا ہی نہیں ہے۔ اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تنقید سے بالاتر ہیں۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اہل بیت سے محبت:

فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي۔

صحیح البخاری: الرقم 3712

ترجمہ: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے قسم ہے اس ذات کے جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ داروں (جن میں اہل بیت بھی داخل ہیں) سے حسن سلوک کرنا مجھے اپنے قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے محبت:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي مَعَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ مَرَّ عَلَى الْحَسَنِ فَوَضَعَهُ عَلَى عُنُقِهِ ثُمَّ قَالَ: بِأَبِي شَبِيهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَبْهَ عَلِيٍّ۔ وَعَلِيٌّ مَعَهُ فَجَعَلَ يَضْحَكُ.

سنن الکبریٰ للنسائی: الرقم 8105

ترجمہ: حضرت عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ راستے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ان کو ازراہ محبت اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور اُن سے فرمایا: میرے باپ آپ پر قربان! آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل زیادہ لگتے ہو بنسبت حضرت علی المرتضیٰ کے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سارا معاملہ دیکھ کر مسکرانے لگے۔

عمر رضی اللہ عنہ کی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے عقیدت:

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ وَاللَّهِ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيكِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكِ. هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔

المستدرک علی الصحیحین: الرقم 4736

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: اے نبی کی لخت جگر! اللہ کی قسم میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب نہیں دیکھا۔ واللہ بخدا! آپ کے والد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں مجھے آپ سے بڑھ کر کوئی عزیز نہیں۔

سائبر کرائم ایکٹ:

حالیہ دنوں میں پاکستان کے ایک نجی ٹی وی چینل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے نفرت انگیز باتیں نشر کی گئی ہیں۔ ہم قانون پر یقین رکھتے ہیں اور قانون ہاتھ میں لے کر ملک کو داخلی انتشار میں نہیں دھکیلتے بلکہ تمام ملکی و انتظامی معاملات میں قانون کی بالادستی چاہتے ہیں۔ اس حوالے سائبر کرائم ایکٹ جو ایک قانون کی حیثیت رکھتا ہے اس کی دفعات و تعزیرات میں یہ بات موجود ہے کہ "جرم اور نفرت انگیز

تقاریر کی تائید و تشہیر پر 5 سال قید یا 1 کروڑ جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔"
عدالت عظمیٰ از خود اس واقعے کا ایکشن لیتے ہوئے مذہبی منافرت پھیلانے والے عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لائے اور قانون کے مطابق سزا دے۔ تاکہ ملک میں اہل اسلام کی مقتدر شخصیات کا تقدس پامال نہ ہو۔

پیمرا(PEMRA):

پاکستان کے عوام سے میری گزارش ہے کہ آئین ہمیں پُر امن احتجاج کا حق دیتا ہے۔ ایسے معاملات میں احتجاج کے لیے "پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی" (PEMRA) کے نام سے ادارہ موجود ہے۔ ملک کو حساسیت سے بچانے کے لیے ایسے تمام افراد اور اداروں پر کڑی نظر رکھیں جو ملکی استحکام اور سالمیت کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں بالخصوص ایسے ٹی وی چینل جو مذہبی اشتعال پھیلانے میں ملوث ہیں۔ آپ اپنا احتجاج درج ذیل کال نمبر یا ای میل پر ریکارڈ کرا سکتے ہیں تاکہ پیمرا قانونی طور پر انہیں ضابطہ اخلاق کا پابند بنائے۔

فری کال:0800-73672

Email: complaints@pemra.gov.pk

اللہ کریم ہم سب کو صحابہ اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم سے سچی محبت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

حال مقیم: العین، متحدہ عرب امارات

جمعرات، 30 جنوری، 2020ء

[Website: DifaAhleSunnat.com]

درج ذیل کتب زیر مطالعہ رہیں

- صحیح البخاری
- جامع الترمذی
- مستدرک علی الصحیحین
- سنن الکبریٰ للنسائی
- البدایہ والنہایہ
- دروس الحدیث

[Website: DifaAhleSunnat.com]